بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعہ کا بیان اور مختلف ممالک کے مظلومین کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک سریہ کے ذکر میں حضرت خبیبؓ کے شہید کیے جانے کا ذکر ہو رہا تھا، اس کی مزید تفصیل میں لکھا ہے کہ یہ پہلے صحابی تھے جنہیں لکڑی سے باندھ کر شہید کیا گیا یعنی صلیب کی طرح لٹکا کر شہید کیا گیا۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ حضرت خبیبؓ پہلے صحابی تھے جو اللہ کی راہ میں صلیب دیے گئے۔ شہادت کے وقت قریش نے حضرت خبیبؓ کو اسلام سے رجوع کی صورت میں چھوڑ دیے جانے کی پیشکش کی تھی مگر حضرت خبیبؓ نے فرمایا کہ اسلام کی راہ میں میرا شہید کیا جانا تو معمولی بات ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے یوں گویا ہوئے کہ اے اللہ! یہاں کوئی ایسا نہیں جو تیرے رسول ﷺ تک میرا سلام پہنچائے پس تُو خود میرا اسلام رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دے اور جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا وہ آپؐ کو بتا دے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور ﷺ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی اور آپؐ نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اُس پر بھی سلامتی اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل تھے جو مجھے خبیبؓ کا سلام پہنچا رہے تھے۔ خبیب کو قریش نے قتل کر دیا۔

روایت ہے کہ قریش نے ایسے چالیس آدمیوں کو حضرت خبیبؓ کے قتل کے وقت بلایا جن کے باپ دادا جنگ بدر میں قتل ہوئے تھے۔ پھر قریش کے ان لوگوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک نیزہ دے کر کہا کہ

یہی وہ شخص ہے جس نے تمہارے باپ دادا کو قتل کیا تھا تو ان لوگوں نے خبیب کو اپنے نیزوں کے ساتھ ہلکی ہلکی ضربیں لگائیں اس پر حضرت خبیبؓ صلیب پر بے چین ہونے لگے پھر خبیب پلٹے تو ان کا چہرے کعبہ کی طرف ہو گیا۔ انہوں نے کہا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے چہرہ کو اپنے قبلہ کی جانب کر لیا جو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے۔ پھر مشرکین نے خبیبؓ کو قتل کر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین نے پہلے حضرت خبیبؓ کو نیزے چبھوئے شدید اذیت دی اور پھر قتل کیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ رؤسائے قریش کی قلبی عداوت کے سامنے رحم و انصاف کا جذبہ خارج از سوال تھا۔ چنانچہ ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ بنو حارث کے لوگ اور دوسرے رؤسائے قریش خبیبؓ کو قتل کرنے اور اُن کے قتل پر جشن منانے کے لیے انہیں ایک کھلے میدان میں لے گئے۔ آپؓ نے مرنے سے پہلے دو نوافل ادا کرنے کی اجازت چاہی پھر حضورِ قلب کے ساتھ نوافل ادا کیے اور کہا کہ میرا دل تو چاہتا تھا کہ نماز کو لمبا کروں لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ مَیں موت کو پیچھے ڈالنے کے لیے نماز کو لمبا کر رہا ہوں۔ پھر خبیب یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے جھک گئے۔

یعنی جبکہ میں اسلام کی راہ میں اور مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے یہ پروا نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کے لیے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔

حضرت خبیبؓ نے بوقتِ شہادت دعا کی تھی کہ اے خدا! ان ظالموں کو چُن چُن کر ہلاک کر۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اس قتل میں شریک تمام ظالم ہلاک ہو گئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ تو ثابت نہیں ہے، باقی جگہوں سے نہیں ملتا کہ ایک سال ابھی ختم نہ ہوا تھا اور یہ سارے لوگ ختم ہو گئے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے اکثریت ماری گئی یا فتح مکّہ تک انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ایک سیرت نگار اس حوالے سے لکھتا ہے کہ مشرکین خبیب کی زبان سے یہ کلمات سن کر کانپ اٹھے۔ انہیں یقین تھا کہ خبیبؓ کی یہ بد دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔ قریش کے لوگوں میں اس بد دعا کا بہت چرچا رہا۔ ایک مہینے یا اس سے زیادہ عرصہ تک ان کی مجلسوں میں خبیبؓ کی بد دعا کا خوف منڈلاتا رہا اور وہ اس پر طرح طرح کے تبصرے کرتے رہے۔

جس مجمع نے حضرت خبیبؓ کو شہید کیا تھا اس میں ایک شخص سعید بن عامر بھی تھا۔ یہ شخص بعد میں

مسلمان ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت تک اس کا یہ حال تھا کہ جب اسے حضرت خبیبؓ کی شہادت کا واقعہ یاد آتا تو اس پر غشی طاری ہو جاتی۔ حضرت عمرؓ نے سعید کو ملک شام میں ایک جگہ کا عامل مقرر فرمایا تھا اور ان کا یہ حال تھا کہ لوگوں کے درمیان بھی اگر اس واقعہ کا ذکر ہوتا تو انہیں غشی کا دورہ پڑ جاتا۔ لوگوں نے اس کا ذکر حضرت عمرؓ سے کیا کہ آپ نے ہم پر ایک بیمار شخص کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ جب سعید بن عامر حضرت عمرؓ سے ملاقات کیلئے آئے تو آپؓ نے ان سے پوچھا کہ اے سعید! تجھے کوئی بیماری لاحق ہے؟ سعید بن عامر نے جواب دیا نہیں! مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جس وقت خبیبؓ کو قتل کیا جارہا تھا مَیں بھی وہاں موجود تھا اور اب جب بھی مجھے حضرت خبیبؓ کی وہ دعا یاد آتی ہے تو مجھ پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

قریش نے حضرت خبیبؓ کی نعش کو سُولی پر ہی لٹکا چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ گل سڑ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خبیبؓ کی لاش کو سُولی سے اتارنے کیلئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کون خبیب کی لاش کو سُولی سے اتارے گا۔ اس پر حضرت زبیر بن عوّامؓ نے کہا کہ مَیں اور میرا ساتھی مقداد بن اسودؓ یارسول اللہ ﷺ! جب یہ دونوں لاش کے پاس پہنچے تو وہاں انہوں نے چالیس آدمیوں کو پایا مگر وہ سب کے سب مدہوش سوئے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے حضرت خبیبؓ کو اتار لیا اور یہ حضرت خبیبؓ کی شہادت کے چالیس روز بعد کا واقعہ ہے۔

سیرت کی کتابوں میں مذکور روایات میں حضرت خبیبؓ کی لاش کو لانے کے لیے بعض اَور افراد کا بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق آنحضور ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہؓ کو تنہا اس کام کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ ایک روایت میں حضرت عمرو بن امیہؓ کے ساتھ حضرت جبار بن صخر انصاریؓ کا نام بھی مذکور ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لاش سُولی سے اتار لی اور جب قریشیوں نے ہمارا پیچھا کیا تو مَیں نے حضرت خبیبؓ کی لاش ندی میں پھینک دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیبؓ کی لاش کو کافروں سے غائب کر دیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کی لاش کو بے حرمتی سے محفوظ رکھا۔ کفار جو کچھ کرنا چاہتے تھے وہ نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی اپنے پیاروں کی حفاظت کرتا تھا۔ بہت سارے ایسے مواقع ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے لاشوں کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔ پچھلی دفعہ بھی مَیں نے ایک واقعہ بیان کیا تھا جہاں بھڑوں اور شہد کی مکھیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لاش کو محفوظ رکھا اور بے حرمتی نہیں ہو سکی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس سریہ کا ذکر یہاں ختم ہو گیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں دعا کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ فلسطینیوں کے لیے دعا کریں اب تو انتہا ہو گئی ہے۔ رفح کے بارے میں پہلے امریکہ کہتا تھا کہ یہ ہماری ریڈ لائن ہو گی۔ اب کہتے ہیں نہیں! ابھی نہیں ختم ہوئی۔ پتا نہیں ان کا ریڈ لائن کا معیار کیا ہے؟ کتنے لاکھ آدمیوں کو انہوں نے مارنا ہے پھر ہِل جُل پیدا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے دنیا کو نجات دے اور مظلوم فلسطینیوں کو بھی نجات دے۔ آمین۔

اسی طرح سوڈان کے لوگوں کے لیے بھی دعا کریں۔ وہاں تو خود اپنی ہی قوم کے لوگ، مسلمان مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے والے ہوں۔ اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ یمن کے اسیر ان کیلئے دعا کریں۔ پاکستانی احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔ عید قریب آ رہی ہے ان دنوں میں مولوی مزید سرگرم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اسیر ان کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔ آمین

خطبے کے اگلے حصّے میں حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

۱: مکرم چودھری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل ٹیلی پورٹ امریکہ۔ گذشتہ دنوں ۷۳ر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۰ء اور پھر ۱۹۹۴ء سے تادمِ آخر امریکہ میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ امریکہ کے قیام میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کرنے والے تھے۔ تکنیکی امور کو بھی از خود کوشش کر کے سیکھا اور بڑی مہارت کے ساتھ سب کام چلایا۔ مرحوم دعا گو، خلافت سے تعلق رکھنے والے، مہمان نواز شخصیت کے مالک تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مثالی واقفِ زندگی تھے۔

۲: مکرم عبد الرحمٰن کٹی صاحب آف کیرالہ۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ سولہ سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والے، سادہ طبیعت کے مالک، عاجز اور نیک انسان تھے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم شمس الدین مالا باری صاحب مبلغ انچارج کبابیر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو جنازے میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔